رگوید　　لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم　　یجروید

آریہ سماج کے عقاید کو باطل کرنے کی کتابیں

ویدانت نمبر ۱

ویدوں کی ابتدا - ویدوں کو لکھے ہوئے چار ہزار سال ہوئے ہیں اور ویدوں میں ایک ایک سو اور تین تین سو سال کی عُمر کیلئے دعائیں درج ہیں

جسکو

عبدالواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی - چوک متی لاہور

نے شایع کیا -

سام وید　　عا ۲ ر عا ۲ ر عا ۲ ر عا ۲ ر عہ ۲ ر　　اتھروید

(لاہور پرنٹنگ پریس لاہور میں حاجی عبدالواحد پرنٹر کے چھپا)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سبحان ربی انت العظیم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولا تعسر

رب یسر — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! — وتمم بالخیر

دفعہ ۱۔ سناتن دھرم اور آریہ سماج کی مذہبی کتاب کا نام وید ہے جو کہ تعداد میں چار ہیں جن کے مختلف نام ہیں۔ رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید۔ اور ان کو ایک ہی رتبہ کی کتابیں خیال کیا جاتا ہے۔

دفعہ ۲۔ یہ چاروں کتابیں منتروں یعنے شعروں اور نظم میں ہیں اور ان کے شعروں کی مندرجہ ذیل تعداد ہے

بحوالہ کلیات آریہ مسافر کتاب تاریخ دنیا ص ۱۹

رگوید	منتر	۱۰۵۱۴
یجروید	منتر	۱۹۷۵
اتھروید	منتر	۵۸۴۷
سام وید	منتر	۱۰۶۴

۱۹۴۰۴ شعر یا منتر ان ویدوں میں درج ہیں ان میں سے رگوید اکیلے میں نصف سے زیادہ منتر ہیں اور اس کا نصف اتھروید میں اور اس کا ایک تہائی یجروید میں اور اس کا نصف سام وید میں۔

دفعہ ۳۔ ویدوں کے متعلق آریہ سماج کا اعتقاد ہے کہ ان کو خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے جن رشیوں کو الہام کیا تھا۔ وہ ایک ہی رتبہ کے تھے۔ اور یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ چاروں رشی ایک قابلیت اور رتبہ کے ہوتے تو وہ ان کو ایک جیسا الہام کرتا اور ان میں اس قدر تفاوت نہ ہوتا۔ جیسا کہ ویدوں کے منتروں میں ہے

دفعہ ۴۔ اصل بات جو کہ ویدوں کے متعلق معلوم کرنے کے قابل ہے یہ ہے کہ وید لکھے کس زمانہ میں گئے تھے۔ کیونکہ چاروں وید کسی شخص کو حفظ یاد نہیں اور نہ کبھی حفظ یاد ہوئے تھے اسلئے جس وقت یہ معلوم ہو جائیگا کہ وید کس وقت لکھے گئے تھے تو یہ بھی فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا وید الہامی

کلام ہیں یا انسانی کلام۔
دفعہ ۵۔ ویدوں کی تحریر کا زمانہ معلوم کرنے کیلئے ہمیں قدیم زمانہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیئے

کلجگ حضرت نوح کے طوفان کا سمت ہے

دفعہ ۶۔ لیکھرام آریہ مسافر اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر کی کتاب تاریخ دنیا کے صفحہ ۲ پر لکھتا ہے کہ طوفان نوح کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلی یگ یا کلجگ کا سمت کہتے ہیں جو سمت کہ ویدوں کے تابعداروں کا مذہبی سمت ہے اور جسوقت اس نے اپنی کتاب لکھی تھی وہ سمت ۴۹۹۰ تھا۔
دفعہ ۷۔ کتاب مقدس پیدائش میں لکھا ہے کہ طوفان نوح اسطرح دنیا میں آیا تھا کہ لوگ بت پرستی کرتے تھے اور خدا تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی ہدایت کیلئے نبی کر کے بھیجا۔ اور انہوں نے چھ سو سال تک لوگوں کو ہدایت کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ جو لوگ پہلے خدا پرست تھے ان میں سے بھی بعض بت پرست ہو گئے۔ اسلئے حضرت نوح نے اس قوم کی ہلاکت کیلئے بد دعا کی۔ حکم الہٰی ہوا کہ کشتی تیار کر کیونکہ خدا تعالےٰ تمام زمین پر پانی کا طوفان لا کر لوگوں کو ہلاک کر دیگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی اور جو لوگ ان پر ایمان لائے تھے ان کو ساتھ لیکر کشتی میں بیٹھ گئے چالیس دن رات بارش ہوئی اور تمام زمین کے سوتے پھوٹ نکلے۔ اور تمام زمین پر پانی پھر گیا۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب لوگ ہلاک ہو گئے۔
دفعہ ۸۔ کلجگ کے معنے کل بمعنے زمانہ آئندہ جگ بمعنے زمانہ آئندہ کا زمانہ ہیں اس نام سے ظاہر ہے کہ یہ نام اسوقت رکھا گیا تھا جبکہ کوئی واقعہ عظیم دنیا میں ظہور پا یا تھا۔ و حضرت نوح کے طوفان میں چونکہ تمام لوگ ہلاک ہو گئے تھے سوائے چند لوگوں کے جو کشتی میں سوار تھے جن سے دنیا بنی تھی اور جن کی اولاد سے تمام موجودہ لوگ ہیں اسلئے پہلے تمام آدمیوں کے مر جانے اور آدمیوں کے باقی رہ جانے کے واقعہ کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلا کا زمانہ کہتے ہیں۔

شہر ہمدان دنیا کے تمام شہروں سے قدیمی شہر ہے

دفعہ ۹۔ طوفان کے بعد کشتی اتارات یا جودی پہاڑ کی چوٹی پر ٹھہری تھی۔

شمال مغرب میں واقعہ ہے۔ اور طوفان کے بعد جس وقت وہ لوگ کشتی سے نکلے تو انہوں نے شہر ہمدان یا ہمہ دان (یعنے سبکو جاننے والا) آباد کیا۔ جو کہ جودی پہاڑ کے دامن میں واقع ہے اور وہ شہر دنیا میں سب سے قدیمی شہر ہے اور اس جگہ سے لوگ تمام دنیا میں پھیلے تھے۔ اور اس وقت لوگوں کی ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی جو کہ آجکل بھی شہر ہمدان کے گرد و نواح کے گاؤں میں بولی جاتی ہے۔

دفعہ ۱۰۔ جو لوگ طوفان سے زندہ بچے تھے۔ وہ لوگ جس وقت شہر **ہمہ دان** کے جنوب مغرب کی طرف جا کر میدانی علاقوں میں آباد ہوئے جن میں کہ پانی بافراط تھا۔ اور دریائے دجلہ اور فرات کے آئے دن کی طغیانیاں ان کو ستاتی تھیں۔ تو ان کے دلوں میں ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا تھا کہ جس وقت طوفان دوبارہ آئیگا تو وہ ہلاک ہو جاویں گے اس لئے ان میں سے بعض سرداروں نے اپنی قوم کو متفق کر کے مینار بنائے۔ تاکہ اگر دوبارہ طوفان آئے تو وہ اُن میناروں پر چڑھ کر غرق ہونے سے بچ جاویں۔ جسکی صداقت میں مصر کے مینار آج تک شہادت دے رہے ہیں۔

بولیاں کب اور کس طرح بدل گئیں

دفعہ ۱۱۔ چونکہ ان لوگوں کا ایسا ارادہ کرنا خدا تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ مقابلہ کرنے کا تھا۔ جو کہ نیک نہیں تھا اور جس کے باعث تمام بنی نوع انسان کے بہت جلد سرکش ہو جانا تھا کیونکہ انہوں نے اپنے ہاتھ کی کاریگری پر فخر کرنا تھا۔ اور یہ خیال کرنا نہیں تھا کہ اگر خدا تعالےٰ دوبارہ طوفان بھیجکر ان کے بھائیوں کو ہلاک کر سکیگا جو کہ پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ اور جو پہاڑ کہ انکے میناروں سے بہت بلند ہیں۔ تو اس وقت یہ لوگ ان میناروں پر چڑھکر خدا تعالیٰ کے غضب سے بچ نہیں سکینگے۔ اس لئے ان کیلئے ضروری تھا کہ بلند میناروں کو اپنی پناہ گاہ خیال کرنے کی بجائے خدا تعالےٰ ہی کے حضور عاجزی کرتے تاکہ دوبارہ طوفان لا کر ان کو ہلاک نہ کرتا۔ اور ان کا یہ خیال کرنا کہ اگر وہ پانی کے طوفان سے بچ سکیں [خ]دا تعالےٰ کے غضب سے بچ جاوینگے ایک باطل خیال تھا۔ کیونکہ اگر خدا تعالےٰ اپنی مخلوق [کو ہلاک کر]نے کا ارادہ کرے تو وہ انہیں قحط یا وبا یا بیماری وغیرہ کے ذریعے سے بھی ہلاک کر سکتا [...]ی ہوا کہ ان لوگوں کو بلند مینار بنا لے اور ان پر چڑھ کر غضب الٰہی سے بچ سکنے [...] جاوے اور اس لئے خدا تعالےٰ نے ایک بھونچال لایا جس کے صدمے سے ان کی [...]د اسطرح لوگ بلند مینار بنا کر ان کو اپنی پناہ گاہ خیال کرنے سے باز رہ گئے تھے۔ اور

اسوقت سے لوگ مختلف بولیاں بولنے لگے تھے۔

دفعہ ۱۲۔ اور جس شہر کے بنانے کے وقت بولیاں تبدیل ہوئی تھیں اس کا نام بابل شہر ہے دیکھو کتاب پیدائش باب (۱۱) آیت (۱) اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی۔ (۲) اور جب وہ پورب سے روانہ ہوئے تو ایسا ہوا کہ انہوں نے سنعار کے ملک میں ایک میدان پایا اور وہاں رہنے لگے (۳) اور آپس میں کہا آؤ ہم اینٹ بنائیں اور آگ میں پکائیں۔ سو ان کو پتھر کی جگہ اینٹ اور گچ کی جگہ گارا تھا (۴) اور انہوں نے کہا آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بنائیں اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہونچے اور یہاں اپنا نام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ تمام روئے زمین پر پریشان ہو جائیں (۵) اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا (۶) اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی اور ان سب کی ایک ہی بولی ہے۔ اب وہ یہ کرنے لگے۔ سو وہ جس کام کا ارادہ رکھینگے اس سے نہ رک سکینگے (۷) آؤ ہم اتریں اور ان کی بولی میں اختلاف ڈالیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی بات نہ سمجھیں (۸) تب خداوند نے ان کو وہاں سے تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وہ اس شہر کے بنانے سے باز رہے (۹) اسلئے اس کا نام بابل ہوا کیونکہ خداوند نے وہاں ساری زمین کی زبان میں اختلاف ڈالا۔ اور وہاں سے خداوند نے ان کو تمام روئے زمین پر پراگندہ کیا۔

سنسکرت زبان کی ابتدا

دفعہ ۱۳۔ جس وقت سب لوگوں کی بولیاں تبدیل ہو گئیں۔ تو اس وقت کے بادشاہ کے ملک میں چونکہ مختلف بولیاں بولی جاتی تھیں اس لئے اسکے دربار کی بولی ان سب سے جدا اور ان سب کو یکجا دکھانے والی تھی۔ جس بولی کا نام سمنس کرت تھا سمنس یعنے بزار کرت یعنے کام بزار کام یا بزار بولیوں کی ایک بولی اور مروجہ زبان سنسکرت اصل میں سمنس کرت زبان ہے؟ اور جاننا چاہئے کہ عموماً ایک زبان مفرد یعنے اکیلے بولنے والے کے نام سے ہوتی ہے۔ مثلاً عربی یعنے عرب والوں کی اور فارسی یعنے فارس والوں کی زبان وغیرہ مگر سمنس کرت زبان مفرد نہیں بلکہ مشترکہ بولیوں والوں کی ایک بولی جیسے اردو یعنے لشکر یعنے لشکر کی بولی + اور اگر سمن اور کرت کے معنے بولی سنسکرت اچھی بولی کی جائے۔ تو اچھا ضد خراب کی ہوتا پڑے گا کہ ایک سے زیادہ بولیاں اس وقت بولی جاتی تھیں۔ جبکہ وید لکھے

ویدوں کو برہمہ بادشاہ نے جمع کرایا تھا

دفعہ ۱۴ ۔ جو لوگ حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سے زندہ نکلے تھے۔ وہ اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور حضرت نوح کی نسل میں سے اس کے ساتھ اس کے تین بیٹے سام، حام، یافث اور چوتھا پوتا کنعان بن حام کشتی میں سے زندہ نکلے تھے۔ دیکھو کتاب پیدائش باب (۹) آیت (۱۸) اس لئے ان لوگوں نے ان چاروں کی اولاد کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا اور اس طرح طوفان کے بعد چار قومیں مشہور ہوئیں۔ جو کہ دراصل حضرت نوح علیہ السلام ہی کے بیٹوں کی اولاد تھیں۔

دفعہ ۱۵ ۔ ان دنوں بادشاہ کا لقب برہمہ یعنے سب سے بڑا تھا۔ یہ فارسی زبان کا حرف ہے۔ جس کو آج کل برہما بولتے ہیں وہ اصل میں برہمہ ہے اور چونکہ سلطنت کا استحکام اس بات سے ہوتا ہے کہ رعیت کا دل بادشاہ کی اطاعت میں لگا رہے اسلئے اسوقت کے بادشاہ نے اپنی رعیت کے دلوں کو اپنی طرف راغب رکھنے کیلئے یہ تجویز سوچی کہ نصائح سودمند جو کہ چاروں قوموں میں رائج تھیں اور جن میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی ترغیب دینے کے علاوہ ضروری خانہ داری کی باتیں بھی شامل تھیں۔ اور جن میں بادشاہ کی اطاعت کرنے کی سخت تاکید تھی اور جو کہ بسبب بولیوں کے مختلف ہو جانے کے تمام مخلوق کو فراموش ہو جانے کا اندیشہ تھا یکجا جمع کرا دیوے۔ تا کہ اس کی رعیت اپنے بادشاہ کی اس کارروائی کو دیکھ کر کہ اس نے ان کے باپ دادوں کی تعلیم کا حاصل کرنا ان کیلئے بہت آسان کر دیا ہے اس سے خوش ہو کر اس کی تابعداری کریں۔ اس لئے اس نے چاروں قوموں کے لموں کو جو کہ اس کے دربار میں ملازم تھے حکم دیا کہ نصائح سودمند جو چاروں قوموں میں مشہور ہو نسکرت زبان میں جداگانہ جمع کریں۔ اور اسطرح وہ عالم ان نصیحتوں کو جو کہ ان کی موں میں رائج تھیں۔ احاطہ تحریر میں لائے تھے۔ اور انہوں نے ان کا نام وید یا گیان کھا تھا۔ اور اس طرح چاروں وید سنسکرت زبان میں جمع کئے گئے تھے۔ اور ان گ وید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید۔ ان میں سے سام وید حضرت نوح کے بیٹے ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسمیں وہ نصیحتیں درج ہیں جو کہ اس وقت میں رائج تھیں۔

دفعہ ۱۶۔ اور چونکہ وہ چاروں قومیں حضرت نوح کی نسل سے ہونے کی بدولت ایک دوسرے کے بھائی کہلاتی تھیں۔ اسلئے جس وقت ان کے درمیانی حکمت کی باتیں ویدوں میں لکھی گئیں تو انہوں نے کسی ایک وید کی تابعداری کرنا دوسرے وید کی تابعداری کرنے کی برابر خیال کیا۔ اور اس طرح چاروں وید ایک ہی رتبہ کے خیال کئے جاتے تھے اور ان میں سے کسی ایک وید کی تابعداری کرنا دوسرے وید کی تابعداری کرنے کے برابر خیال کیا جانا شروع ہوا تھا۔

لقب برہمن کی ابتدا

دفعہ ۱۷۔ جسوقت وید جمع ہو گئے۔ تو برہمہ بادشاہ نے اونکو اپنے ملک میں رواج دینے کیلئے حکم دیا کہ تمام لوگ ویدوں کو پڑھا کریں۔ تاکہ ان کے وسیع معلومات کو حاصل کر کے فروغ حاصل کریں اور جو شخص وید پڑھکر عالم ہو جاتا تھا۔ اوسکو برہماں یعنے سب سے بڑا کا لقب دیا جاتا تھا۔ اور آج کل بھی ویدوں کے پڑھنے والوں کو جو لقب برہمن کا دیا جاتا ہے۔ یہ لقب دراصل برہماں ہے جو کہ ابتدا ہی سے ویدوں کے عالموں کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اسطرح ویدوں کا چرچا دنیا میں پھیل گیا تھا اور ان کے متعلق یہ مشہور رہا کہ ویدوں کا پڑھنا اور پڑھانا برہمہ بادشاہ کے حکم سے تھے

برہمہ خدا کی طرف وید کس طرح منسوب ہوئے

دفعہ ۱۸۔ اور چونکہ وہ لوگ خدا تعالےٰ کو سب سے بزرگ جانتے تھے۔ اسلئے انہوں نے خدا تعالےٰ کو بھی برہمہ (سب سے بڑا) کے نام سے یاد کرنا شروع کیا جس لقب سے کہ وہ اپنے برہمہ بادشاہ کا ذکر کرتے تھے۔ اور اسطرح برہمہ نام خدا تعالےٰ اور برہمہ لقب بادشاہ [illegible] ہوئے تھے۔

دفعہ ۱۹۔ اور چونکہ ویدوں کی تابعداری برہمہ بادشاہ کے حکم سے کی جاتی تھی۔ ا[illegible] کا بھی نام تھا۔ جس کی فرمانبرداری ضروری تھی۔ اسلئے ان لوگوں کی اولاد اس بات [illegible] کہ ویدوں کی تابعداری کرنا برہمہ بادشاہ کے حکم سے شروع ہوا تھا۔ یا کہ برہم[illegible] مگر چونکہ برہمہ خدا برہمہ بادشاہ سے بزرگ تھا۔ اس لئے انہوں نے وید[illegible] کیا کہ ویدوں کی تابعداری برہمہ خدا تعالےٰ کے حکم سے شروع ہوئی [illegible] خود بھی ویدوں کی تابعداری کرتا تھا۔ اور ایسے خیالوں کی بدول[illegible]

ہو گئی۔ کہ ویدوں کی تابعداری برہمہ بادشاہ کے حکم سے کی جانی شروع ہوئی تھی اور اس طرح یہ بات مشہور ہوئی کہ ویدوں کی تابعداری کرنا خدا تعالےٰ کی تابعداری کرتا ہے جس نے ابتدائے آفرینش کے وقت پہلے لوگوں کو یہ قانون عنایت فرمایا تھا۔

ویدوں کا اردو ترجمہ

دفعہ ۲۰۔ اس امر کو ثابت کرنے کیلئے کہ واقعی وید برہما بادشاہ کے حکم سے لکھے گئے تھے اور اوسکو برہما خدا خیال کرنے میں ویدکے تابعداروں نے غلطی کھائی ہے میری کتابوں میں جسقدر حوالہ جات درج ہیں اُن کو ہم نے یجر وید کے اردو ترجمہ سے نقل کیا ہے جسکو لونندہ پرشاد گپتہ سکنہ جہانگیر پورہ نے ودیا ساگر پریس بمقام بروٹھا ضلع علی گڈھ میں ۱۸۹۹ء میں چھپوایا تھا۔ اور یہ ترجمہ آریہ سماج کا مسلمہ ترجمہ ہے اور اس کو مندرجہ ذیل آریہ سماج کے کتب خانے فروخت کیا کرتے تھے کیونکہ اس ترجمہ کی پہلے دس ادھیائے کے آخر میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے کہ

"یہ یجر وید کا اردو ترجمہ پنڈت تلسی رام صاحب سوامی مالک مطبع سوامی پریس اور لالہ کیدارناتھ مینیجر اوم پرکاش پریس میرٹھ و بابو پیارے لعل صاحب مالک مطبع ودیا ساگر پریس بروٹھا ڈاکخانہ بردوا گنج ضلع علی گڈھ و پنڈت گنپتی شرما مالک مطبع نگم پرکاش مسجد موٹھ ضلع دہلی اور پنڈت جانکی پرشاد ادھیاپک علی گڈھ ضلع فرخ آباد سے ملتا ہے۔"

دفعہ ۲۱۔ آریہ صاحبان جو کہ ویدوں کا ترجمہ اُردو میں نہیں کرتے اور لوگوں کو ویدوں کی اصلیت [illegible]گاہ ہونے نہیں دیتے یہ اسلئے ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ وید نہ تو قدیم زمانہ سے ہیں اور نہ [illegible]کلام ہیں بلکہ ان کو برہمہ بادشاہ نے جمع کرایا تھا اور انمیں لکھا ہوا ہے کہ وہ قدیمی [illegible]ہیں۔ اور ان میں بہت سی غلط باتیں بھی درج ہیں اور جس وقت وہ ویدوں [illegible]دیں گے تو ہر ایک شخص ویدوں کے مضامین سے آگاہی حاصل کر کے آریہ [illegible] کر سکیگا۔

[illegible]ن ویدوں کا ترجمہ ہندی بھاشا میں لکھتے ہیں مگر اردو بھاشا میں [illegible] کہ آریہ صاحبان دیدہ دانستہ لوگوں کو وید پڑھنے اور جاننے سے

منع کرتے ہیں۔ ورنہ اُن سے ایسی غلطی سرزد نہ ہوتی

برہمانے رشیوں سے وید سیکھے تھے

دفعہ ۲۳ آریہ سماج کا اعتقاد ہے کہ خدا تعالےٰ کا نام برہما ہے اور اُس نے چار رشیوں اگنی۔ وایو۔ آدیتہ اور انگرا کو رگوید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید کا گیان دیا تھا۔

دفعہ ۲۴۔ مگر رگوید آدی بھاشیہ بھومکا مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی میں بحوالہ منوسمرتی لکھا ہے کہ خود برہمانے۔ اگنی۔ وایو اور آدیتہ تین رشیوں سے رگوید۔ یجروید۔ اور سام وید حاصل کئے تھے۔ دیکھو۔ گوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۳۰ اگنی۔ وایو اور آدیتہ تینوں سے برہمانے یجیہ کی سدھی کیلئے۔ رگوید۔ یجروید۔ اور سام وید حاصل کئے دیکھو منوسمرتی ادھیاء ۲ شلوک ۱۵۱۔

دفعہ ۲۵ اب آریہ سماج ہی کی کتابوں سے برہما نام خدا تعالےٰ اور برہما نام بادشاہ ثابت ہو گئے اور جو مغالطہ کہ ویدوں کے تابعداروں کو ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق لگا ہوا ہے اور جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے اُسکی تصدیق ہو گئی۔ کہ واقعی وید برہما خدانے رشیوں کو نہیں سکھائے تھے۔ بلکہ رشیوں نے برہما بادشاہ کو وید سکھائے تھے۔ اور اس برہمہ بادشاہ کے حکم سے وید مشہور ہوئے تھے۔

دفعہ ۲۶ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رشیوں کو وید کس نے سکھائے تھے سو اسکا جواب بھی دیا جا چکا ہے کہ اس زمانہ میں چار قومیں تھیں جن میں جو حکمت کی باتیں بولی جاتی تھیں انکو شاعروں نے جمع کیا ہوا تھا۔ اور ان شاعروں کی کتابوں کو وید کہتے ہیں۔

دفعہ ۲۷۔ اور شاعر لوگ جو باتیں کہتے ہیں ان میں بہت سی جھوٹ اور بناوٹی ہوتی جس لئے شاعروں کے کہنے کو سچ تسلیم کرنا نہیں چاہیے

دفعہ ۲۸۔ چونکہ لوگ ویدوں کو کلام الہیٰ مان کر گمراہ ہوئے ہے تھے شاعروں کی کلام ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کی تابعداری کرنے والے اور ویدوں کو الہامی کلام جاننے وا...

دیکھو قرآن مجید سیپارہ (۱۹) سورۃ شعرا کا آخری رکوع

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ...... مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ - (ترجمہ) (۲۲۴)
اور شاعروں کی تابعداری گمراہ لوگ کرتے ہیں - کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر
جنس میں سرگردان رہتے ہیں (۲۲۵) اور بیشک وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے (۲۲۶) مگر
جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور انہوں نے اللہ کو بہت یاد
کیا اور انہوں نے کافروں سے بدلہ لیا - بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا - اور عنقریب
ظالم جان لینگے کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے -

کیا وید تین ہیں یا چار ؟

دفعہ ۲۹ - ویدوں کے تابعدار کہتے ہیں کہ وید چار ہیں ، اور منوسمرتی میں لکھا
ہے کہ برہما بادشاہ نے اگنی - وایو - اور آدتیہ تین رشیوں سے تین وید - رگوید
یجروید - اور سام وید حاصل کئے تھے اور چوتھے وید اتھروید کا ذکر منوسمرتی میں
نہیں - اسلئے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ آیا وید تین ہیں یا چار ؟

دفعہ ۳۰ - اس کے متعلق دیانند سرسوتی نے اپنی کتاب رگوید آدی بھاشا بھومکا کے صفحہ
۹ و ۱۰ پر ایک لمبی بحث لکھی ہے - کہ یورپ کے سنسکرت دان اعتراض کرتے ہیں - کہ وید
تین ہیں چار نہیں - اور وہ لکھتا ہے کہ وید چار ہیں -

دفعہ ۳۱ - مگر اس نے اس بات کی کوئی وجہ نہیں لکھی - کہ جب کہ وید درحقیقت چار ہیں تو
برہما بادشاہ نے تین رشیوں سے کیوں تین وید سیکھے اور چوتھے اتھروید کو کیوں
[illegible]رشی سے نہ سیکھا - جیسا کہ منوسمرتی میں لکھا ہے -

[illegible]۳ مگر ویدوں کے تین یا چار ہونے کے متعلق جو اعتراض کہ قدیم زمانہ سے چلا
[illegible]سکا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح کے تین بیٹے - سام - حام - اور یافث
[illegible]کنعان بن حام کشتی میں سے نکلے تھے - اور ان سے چار قومیں آباد
[illegible]قوموں میں جو حکمت کی باتیں مشہور تھیں ، ونکو شاعروں نے نظم کرکے
[illegible]اسے - اسلئے اگر کنعان کو حام کا بیٹا جان کا گنا جائے کہ سام
[illegible]نسل کی مشہور باتیں ویدوں میں درج ہیں اوس حالت

ہیں تین وید ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ کنعان بن حام اپنے باپ کے ساتھ سے کشتی میں سے جدا نکلا تھا۔ اور ان چاروں سے چار جدا جدا قومیں آباد ہوئی تھیں تو اس صورت میں چار وید ہیں۔

وید کب لکھے گئے

دفعہ ۳۳ ابتدا میں لوگ ان پڑھ تھے اور وہ زبانی ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر لیا کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سردار ہوتا تھا وہ اپنے ماتحتوں کو زبانی ہدائیتیں دیا کرتا تھا مگر جس وقت لوگوں کی تعداد بڑھ گئی۔ تو ان میں جو سردار ہوتا تھا وہ خود دور دور جا کر لوگوں کو ضروری ہدائیتیں دے نہیں سکتا تھا۔ اس لیئے وہ اپنے قاصد کو بھیج دیا کرتا تھا جو کہ سردار کے حکم کو اُن لوگوں تک پہنچایا کرتا تھا۔ اور بعض اوقات جو قاصد ہوتا تھا وہ سردار کے حکم کو راستہ میں بھول جاتا تھا یا سردار کے غلط مفہوم کو لوگوں کے آگے بیان کرتا تھا۔ جس لیئے غلطی ہو جاتی تھی اسلیئے اس وقت کو دور کرنے کے لیئے ضرورت ہوئی کہ سردار کے حکم صحیح طور پر لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کا دستور جاری کیا جائے۔

دفعہ ۳۴۔ اس لیئے بات کرنیکے وقت مختلف قسم کی جو آوازیں مُنہ سے نکالی جاتی تھیں ان کے لیئے مختلف قسم کے حرف ایجاد کیئے گئے اور اس وقت سے لکھنے کا جاری ہوا تھا۔ جس لیئے ابتداء آفرینش کے بہت عرصہ بعد لکھنا شروع ہوا تھا اور وید لکھے گئے تھے

دفعہ ۳۵۔ اور ویدوں میں لکھا ہے کہ جس وقت وید لکھے گئے تھے اُس وقت علاوہ اور کتابیں بھی پڑھائی جاتی تھیں۔ جنکو شاستر یا مفید قول کہ

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے چھتیسواں منتر ۲۴۔ معنی اے پرمیشور آ طلب لا مرض آنکھ کی طرح ٹھیک دکھانے والے شدھ آدہ سے پورے چِس ادسی چیتن برمھ آپ کو ہم سو برس تک دیکھیں اور سو اور سو برس تک شاستروں یا مفید قولوں کو سنیں اور سو برس

ویدسو برس تک عاجز نہ ہوں۔ اور سو برس سے زیادہ بھی دیکھیں جیویں سنیں پڑھیں اپدیش کریں اور عاجز نہ ہوں۔

دفعہ ۳۶ ۔ مندرجہ بالا وید منتر کے علاوہ اور منتروں میں بھی ایک سو برس کی عمر کیلئے دعائیں درج ہیں۔ دیکھو یجر وید۔ ادھیائے پچیسواں۔ منتر ۲۲ معنی اے وِدوانو آپ کے سامنے حاضر ہم لوگوں کو جس طریقہ سے جسمانی بڑھاپا اور سو برس کی پوری عمر ملے وہ طریقہ ہمیں جلد بتلایئے۔ اور جس جگہ بڑھاپے کی تکلیف سے محافظ بیٹے ہی باپ کے برابر قابل ہوتے ہیں۔ اس ہمارے مقام۔ چلن اور عمر کو پوری کرنے بغیر ضائع نہ کرو۔

دفعہ ۳۷ ۔ ویدوں میں اپنے دادا اور پڑدادا سے ایک سو سال تک زندہ رہنے کی ترکیب بتانے کے لئے التجا کی گئی ہے۔

دیکھو یجر وید۔ ادھیائے انیسواں منتر ۳۷۔ معنی۔ ایشور ج وان چندرمان کی طرح شانت گیان وانا پتا لوگ سو برس کی پاک زندگی سے مجھے پوتر کریں اور نہایت عاقل چندرمان کی طرح آنند دانا پتاؤں کے پتا نہایت پاک سو برس کی زندگی سے مجھے پاک کریں اور ایشور ج دانا چندرمان کی طرح بردبار پردادا لوگ پوری سو برس کی زندگی سے مجھے پوتر کریں اور ودیا وغیرہ ایشور ج سے بھرے پورے بردبار دادا نہایت حفظ سے بھرپور سو برس کی زندگی سے مجھ کو نیکوکار بنادیں۔ اور عمدہ ایشور ج شانت نے بھرپور پردادا سو برس کی دھرم ملی زندگی سے مجھے پاک کریں میں پوری زندگی حاصل کروں

چونکہ ان منتروں میں سو سال کی عمر تک زندہ رہنے کی دعائیں درج ثابت ہوتا ہے کہ وید اُس وقت لکھے گئے تھے جب کہ ایک سو سال کیا جاتا تھا۔ اور چونکہ آج کل بھی ایک سو سال کی عمر کو بڑی آجکل بھی ایک سو سال کی عمر کے بہت آدمی ہوتے ہیں ویدوں کو لکھے ہوئے بہت عرصہ نہیں ہؤا۔ بلکہ یہ موجودہ